موزوں پر مسح کا حکم

مولانا محمد رفعت

موزوں میں بعد مسح جواز صلوٰۃ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ طاہرین ہوں، یعنی نجاست مانعہ عن الصلوٰۃ ان میں موجود نہ ہو۔ پس اگر تنہا موزوں کے پہننے میں بھی یہ امر ملحوظ رہے کہ وہ نجس نہ ہوں تو کچھ ضروری نہیں ہے کہ ان کو جوتوں کے ساتھ پہنا جاوے، اگر تنہا موزہ کوئی شخص پہنے ہوئے ہو اور وہ پاک ہوں تو مسح ان پر لاریب درست ہے اور نماز صحیح ہے باقی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر جوتا بھی پہنتے تھے یا نہیں تو بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتا بھی موزوں پر پہنتے تھے اور جو نقشہ جوتا مبارک کا مشہور ہے اور اس کا موزوں پر پہننا مشکل معلوم ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ موزوں پر دوسری قسم کا جوتا پہنتے ہوں جس میں وہ تسمہ نہ ہوتا ہو جو انگشت میں ہوتا ہے۔ بلکہ صرف پشت قدم پر ایک چمڑے کا علقہ ہوتا ہو، اور علاوہ بریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر صرف موزہ پہنتے ہوں تو آپ کو چونکہ طہارت کا حال معلوم ہوتا تھا اس لئے آپ ان پر مسح فرماتے تھے، اب بھی اگر ایسا ہو تو مسح کو کیا امر مانع ہے، اور واضح ہو کہ موزوں میں یہ بھی شرط ہے کہ ساتر قدمین مع الکعبین ہوں (یعنی موزے ٹخنوں کو چھپائے ہوئے ہوں) پس اگر کسی قسم کا بوٹ ایسا ہو کہ ٹخنوں سے اوپر تک ہو اور قدمین مع الکعبین پوری طرح اس میں مستور ہو جاویں تو مسح ان پر درست ہے اور وہ پاک ہیں تو ان کے ساتھ نماز صحیح ہے۔ (رد المحتار باب المسح علی الخفین، ص ۲۴۱، جلد اول)۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے کی جراب پر مسح ثابت ہے؟

سوال: محض کپڑے کی جراب مروجہ پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ میں نے ایک مولوی صاحب سے مسئلہ دریافت کیا تھا، اس کے جواب میں انہوں نے یہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے کی جراب پر مسح کرنا ثابت ہے، کوئی قید پتلی یا غف کی نہیں ہے۔ بینوا وتوجروا۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

جواب: جوربین پر مسح کرنا درست نہیں ہے، اس واسطے کہ جواز مسح علی الجوربین کے لئے چار شرطیں ہیں، تین شرطیں تو وہ ہیں کہ جو خفین کے مسح میں بھی ضروری ہیں، ایک شرط جوربین کے مسح میں زائد ہے۔ قال فی الدر المختار و شرط مسحه ثلاثة امور الاول کونه ساتر القدم مع الکعب. والثانی کونه مشغولا بالرجل. والثالث کونه مما یمکن متابعة المشی المعتاد فیه فرسخاً و یثبت علی الساق بنفسه ولا یری ما تحته ولا یشف الخ (درمختار علی الشامی جلد اول ص ۱۷۹)

پس اگر یہ چاروں شرطیں جوربین میں پائی جاویں تب مسح درست ہوگا یعنی وہ قدم کو مع ٹخنوں کے ساتر ہوں، دوسرے یہ کہ قدم کو مشغول ہوں یعنی قدم کو ڈھانپ کر کچھ حصہ ان کا باقی نہ بچے، تیسری یہ کہ ان میں چلنے کی عادت بھی ہو، چوتھی یہ کہ ایسے گاڑھے ہوں کہ کوئی چیز ان میں سرایت نہ کر سکے اور چونکہ یہ سب امور جرابہائے مروجہ میں مفقود ہیں، لہٰذا مسح ان پر جائز نہیں۔

کما قال الشامی وانھم اخرجوہ لعدم تأتی الشروط فیہ غالبًا (۱) الخ

اور مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کپڑے کی جراب پر مسح ثابت ہے، اصلے ندارد، اور افتراء اور ناواقفی ہے لغت سے۔ حدیث میں تو اس قدر ہے۔

انه علیه الصلوٰة والسلام مسح علی خفیه الحدیث ملخصاً (۲)

دوسری حدیث میں ہے:

ان النبی صلی الله علیه واله وسلم مسح علی الجوربین. (۳)

غرض خفہ اور جراب پر مسح ثابت ہے اور خف اور جراب سے مراد وہ موزے ہیں جو شروط مذکورہ بالا کو جامع ہوں، مطلق کپڑے کی جرابیں مراد نہیں ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم۔

مسئلہ: چند باریک جرابیں (موزے) یکے بعد دیگرے تہہ بہ تہہ پہن لینے کے بعد بھی ان پر مسح درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم، ص ۲۷۴، جلد اول بحوالہ بحر، ص ۱۹۲، ج ۱)

موزے کیسے ہوں؟

مسئلہ: وضو میں جن موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا فرض نہیں ان میں چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

۱۔ ایسے دبیز (موٹے) ہوں کہ بغیر کسی چیز کے باندھے ہوئے پیروں پر کھڑے رہیں۔

۲۔ ایسے دبیز ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل ۴ کلومیٹر ۸۳۰ میٹر یا اس سے زیادہ چل سکیں۔

۳۔ ایسے دبیز اور موٹے ہوں کہ نیچے کی جلد نظر نہ آئے۔

۴۔ پانی کو جذب کرنے والے نہ ہوں، یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔

جن موزوں میں یہ باتیں پائی جائیں گی تو وہ خواہ چمڑے کے ہوں یا کپڑے کے، اور خواہ کسی اور چیز کے، ان پر مسح کرنا درست ہوگا، بشرطیکہ کے مسح کے شرائط پائے جائیں۔ (مظاہر حق، ص ۴۶۲، جلد اول

مسئلہ: عام طور پر چمڑے کے موزے پر مسح کیا جاتا ہے لیکن چمڑا ہونا کچھ ضروری نہیں، اگر کسی موٹے کپڑے یا کرمچ وغیرہ کے ایسے موزے ہوں جو بغیر باندھنے کے ٹخنے پر کھڑے رہیں اور ان کو پہن کر (بغیر جوتوں کے) تین میل چل بھی سکیں تو ان پر بھی مسح جائز ہوگا۔

مسئلہ: جن موزوں پر مسح جائز ہے اُن میں چلنے کے قابل اور موٹا و دبیز ہونے کیساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس میں ٹخنے تک پاؤں چھپا رہے اس سے کم نہ ہو، خواہ زیادہ کتنا ہی ہو۔

کتاب الفقہ، ص ۲۱۸، جلد ودر مختار، ج ۱، ص ۲۴۸)

مسئلہ: جس موزہ پر مسح کرنا درست ہے، اس سے مراد وہ موزہ ہے جو دونوں پیروں میں ٹخنوں تک پہنا جائے، ٹخنوں سے مراد وہ ابھری ہوئی ہڈی ہے جو قدم کے اوپری حصے میں ہوتی ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ ٹخنوں تک پورے قدم کا دھونا واجب ہے۔ اگر تھوڑی سی جگہ بھی دھونے سے رہ گئی تو وضو باطل ہو جائے گا۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۲۱، جلد ۱)

(موزہ ٹخنے سے کم نہ ہو زیادہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

موزے حلال یا حرام چمڑے کے؟

سوال: موزوں کا پتہ کیسے لگایا جائے کہ یہ حلال جانور کے ہیں یا حرام جانور کے؟ اور کیا حلال و حرام دونوں جانوروں کے چمڑے سے بنے ہوئے موزوں پر مسح کرنے سے ہو جاتا ہے؟

جواب: کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور موزے پاک چمڑے ہی کے بنائے جاتے ہیں اس لئے اس وسوسہ کی ضرورت نہیں۔

پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو؟

سوال: اگر پلاسٹک کا موزہ بنوالیا جائے اور اس کے اوپر سوتی موزہ پہن لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر پلاسٹک کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے، اس کو مبطن کہا جاتا ہے۔ (شرح منیۃ، ص ۱۲۱)

بغیر سلائی کئے جراب پر مسح جائز نہیں، اس لئے کے مسح چرمی (چمڑے کے) موزہ پر مشروع ہے اور جراب پر مسح کرنے سے موزہ پر مسح متحقق نہیں ہوا، بخلاف مبطن کے کہ اس میں کپڑا اور چمڑا سلائی کے ذریعہ ایک ہو جاتا ہے، اس لئے اس پر مسح جائز ہے۔

پلاسٹک کا ثخین یعنی شرائط پوری کرنے والا ہونا شرط ہے)۔

کانچ یا لوہے کے موزہ پر مسح کا حکم:

مسئلہ: اس موزہ پر مسح جائز نہیں جو کانچ (شیشہ) یا لوہے یا لڑکی کا بنا ہوا ہو، کیونکہ ان چیزوں کے بنے ہوئے موزے کو پہن کر آدمی بلا تکلف نہیں چل سکتا ہے۔ (در مختار، ص ۳۴، جلد ۳ و عالمگیری، ص ۶۵، جلد اول)

ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم:

مسئلہ: اگر کسی کا پاؤں کاٹا گیا ہو تو اگر قدم کی پشت کی جانب سے بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر باقی ہے تو موزوں پر مسح کرے اور اگر بقدر فرض پشت قدم باقی نہیں ہے تو دونوں پاؤں اس شخص کی طرح دھوئے جس کا پاؤں دونوں ٹخنوں سے کاٹ دیا گیا ہو، یعنی اس کے نیچے سے کہ اس کے لئے بھی مسح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ مسح کرنے کی جگہ باقی نہیں رہی، ہاں دھونے کا محل البتہ باقی ہے، لہٰذا دھوئے گا۔

مسئلہ: اگر کسی کے ایک ہی پاؤں ہے خواہ ایسا پیدائش ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر سے کٹ گیا ہے، اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔ (در مختار، ص ۴۳، جلد اول)

مسئلہ: اگر کسی کا ایک پاؤں کٹ گیا ہے اور کم از کم تین انگل کی مقدار باقی رہ گئی تو مسح جائز ہے اور

اگر اتنا حصہ بھی باقی نہ رہا اور موزہ چڑھا لیا تو اس پر مسح درست نہ ہوگا، لیکن اگر ٹخنے کے اوپر کا حصہ کٹا ہے اور دوسرا پاؤں سالم ہے تو موزے پر مسح کرنا صحیح ہوگا۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۲۶، ج ۱)

عام سوتی موزہ پر مسح کا حکم:

مسئلہ: اگر اونی یا سوتی موزوں میں یہ چند شرائط ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔

اول گاڑھے، دبیز اور موٹے ایسے ہوں کہ صرف اس کو پہن کر اگر تین میل یعنی بارہ ہزار قدم چلیں تو وہ پھٹیں نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر اس کو پہن کر پنڈلی پر نہ باندھیں تو گرے نہیں۔ تیسرے اس میں سے پانی نہ چھنے۔ چوتھے اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں سے دیکھے تو کچھ نہ دکھائی دے۔

چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم:

مسئلہ: اگر کپڑے کی جرابیں خواہ موٹے کپڑے کی ہوں یا باریک ہوں، ان کو پہن کر اوپر چمڑے کے موزے پہنے جائیں تو ان پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ: معمولی سوتی و اونی (نائیلون وغیرہ کے) موزوں پر جو آج کل استعمال کئے جاتے ہیں ان پر ہرگز مسح جائز نہیں ہے، البتہ اگر نیچے پہنچ کر اور اس کے اوپر چمڑے وغیرہ کا باقاعدہ موزہ پہن لیں تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ: چمڑے کے موزوں کے اندر عام سوتی و اونی وغیرہ موزے پہننا درست ہے۔

موزہ کا دھونا کیسا ہے؟

مسئلہ: اگر موزہ کو (پہنے ہوئے) دھولیا اور مسح کی نیت نہ تھی، مثلاً موزہ کی صفائی ستھرائی وغیرہ پیش نظر تھی یا کوئی بھی نیت نہ تھی، تب بھی مسح ہو جائے گا، اگرچہ موزہ کا (پہنے ہوئے) دھونا امر مکروہ ہے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۳۲، جلد اول)

☆ عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃً مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً ☆

مسئلہ: موزوں پر مسح کے درست ہونے کے لئے موزوں کا (نجاست سے) پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ اگر موزہ پر نجاست لگ جائے تب بھی اُس پر مسح کرنا صحیح ہے، البتہ اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ اگر وہ نجاست معاف (قابل درگزر) نہ ہو۔ (نجاست معاف ہونے کی تفصیل استنجاء کے باب میں آئی ہے)۔ (کتاب الفقہ، ج ۱، ص ۲۲۳)

مسافر و مقیم کے لئے مدت مسح:

مسئلہ: جب شرطیں پائی جائیں تو حالت قیام میں ایک دن رات چوبیس گھنٹے تک موزے پر مسح جائز ہے، اور حالت سفر (شرعی مسافر کے لئے سفر) میں تین دن تین رات تک یعنی بہتر ۷۲ گھنٹے تک، خواہ یہ سفر سفر طاعت ہو یا سفر معصیت، لیکن یہ مدت موزہ پہننے کے وقت سے محسوب نہ ہوگی بلکہ موزہ پہننے کے بعد جس وقت وضو جاتا رہا اس وقت سے چوبیس گھنٹے یا بہتر گھنٹے شمار ہوں گے۔ موزہ پہننے کے وقت کا کچھ اعتبار نہیں، مثلاً کسی شخص نے ظہر کے وقت وضو کر کے دو بجے موزے پہنے اور عصر کے وقت پانچ بجے اس کا وضو جاتا رہا تو (مقیم کے لئے) اگلے روز کے پانچ بجے تک ان موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور سفر میں ہو تو تیسرے دن کے پانچ بجے تک کر سکتا ہے، ایسے ہی اگر مغرب کے بعد موزے پہنے اور اسی وضو سے رات کو دس بجے سو گیا، تو بس دس بجے سے حساب شروع ہوگا۔

لیکن یہ اختیار نہیں کہ جس وقت دل چاہے موزہ پہن کر پاؤں دھونے سے بچ جائے، بلکہ شرط یہ ہے کہ جس وقت پہلا وضو ٹوٹا ہو اس وقت موزہ پہنے ہوئے ہو، مغرب کے وقت موزہ پر وہی شخص مسح کر سکتا ہے جس نے عصر کے وقت کا وضو ٹوٹنے سے پہلے موزہ پہن لیا ہو۔

مسئلہ: اچھی صورت یہ ہے کہ جس وقت پورے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ دھونے کے بعد کامل وضو موجود ہو موزہ پہن لے، اس کے بعد جب وضو جاتا رہے اور وضو کرنا چاہے تو صرف منہ ہاتھ دھو کر سر پر اور موزے پر مسح کر لے اور اس طرح چوبیس گھنٹے کے اندر جب کبھی وضو ٹوٹے منہ ہاتھ دھو کر سر اور موزہ پر مسح کر لے لیکن جیسا پہلے بیان کیا گیا ہے وضو ٹوٹنے کے وقت سے مدت کا شمار ہوگا، یہ نہیں کہ موزہ پہننے کے وقت سے حساب کریں، اور یہ بھی نہیں کہ مسح کرنے کے وقت سے چوبیس گھنٹہ لیں۔ مثلاً جو شخص باوضو موزہ پہن کر رات کو دس بجے

سو گیا اور صبح کو پانچ بجے وضو کیا اور موزہ پر مسح کیا تو رات کے دس بجے سے مقیم کیلئے چوبیس گھنٹے لئے جائیں گے، صبح کے پانچ بجے کا (جس وقت وضو کیا تھا اِس وقت کا) اعتبار نہ ہوگا۔

مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ صرف پاؤں دھو کر موزہ پہن لے اور وضو توڑنے والی چیزوں کے پیش آنے سے پہلے باقی اعضاء کو دھو کر وضوءِ کامل کرے، اس کے بعد جب وضو ہو جائے گا اور دوبارہ وضو کرنا چاہے گا تو مسح جائز ہوگا، لیکن یہ خلافِ ترتیب ہے، لہٰذا عمدہ صورت یہی ہے جو ہم نے پہلے بیان کی ہے کہ پورا اور کامل وضو کر کے موزہ پہنے، اور یہ ضروری نہیں کہ فوراً وضو کے بعد موزہ پہن لے بلکہ وضو ٹوٹنے سے پہلے پہلے جب چاہے پہن لے۔

مسئلہ: موزوں پر مسح اسی وقت جائز ہے جب کہ صرف وضو ٹوٹا ہو، اگر غسل واجب ہوا ہو تو موزوں کا مسح کافی نہیں، موزوں کو نکالنا پڑے گا، خواہ مدت پوری ہوئی ہو، یا نہ ہوئی ہو۔ (طہور المسلمین، ص ۳۵، و مظاہر حق، ص ۴۶۶، جلد اول و کتاب الفقہ ص ۲۳۱، جلد ا

مسح موزے کے کس حصہ پر اور کیسے؟

شارع علیہ السلام نے پورے موزے کا مسح، جس سے تمام پاؤں ڈھکا ہو، ضروری قرار نہیں دیا، حالانکہ موزہ پر مسح کرنا پاؤں دھونے کا قائم مقام ہے اور پیر پورے کا پورا دھونا فرض ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ موزے پر مسح کرنے کا حکم ایک خاص رعایت ہے، شارع علیہ السلام نے اس بارے میں سہولت رکھی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ نرمی برتی جا سکے، رہی یہ بات کہ موزے کے کس قدر حصہ کا مسح فرض ہے، اس کے متعلق مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

مسئلہ: موزے کے اوپر تین انگلیوں کے بقدر جگہ پر مسح فرض ہے۔ انگلی کی چوڑائی ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کے برابر ہونی چاہئے اور یہ شرط ہے کہ موزہ کی اس جگہ پر مسح ہو جس میں پیر ہے۔ اس مئلہ میں موزوں پر مسح کرنے کو سر کے مسح پر قیاس کیا گیا ہے۔ پس اس کے سوا کسی اور حصہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً پنڈلی سے لگتے ہوئے حصہ پر یا پچھلے حصہ پر یا کناروں پر یا نیچے کی جانب یا پہلو پر (اوپر کے علاوہ کسی جگہ بھی مسح درست ہیں ہے) البتہ وہ حصہ جو ٹخنوں کے سامنے ہے اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ: اگر چمڑے کے موزہ پر بال ہوں اور اوپر اس طرح پڑے ہوئے ہوں کہ مسح کرنے میں پانی کی تری جلد تک نہ پہنچے تو مسح درست نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر بالوں پر مسح کرنے کا ارادہ کیا اور پانی کی تری جلد تک پہنچ گئی تب بھی درست نہ ہوگا۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۲۸، ج ۱)

مسئلہ: موزہ ایسا پھٹا ہوا نہ ہو کہ اس پر مسح نہ کیا جا سکے اور پھٹنے کی مقدار (زیادہ سے زیادہ) پیر کی تین انگلی کے برابر ہے۔

مسئلہ: مسح ہاتھ کی انگلیوں سے کیا جائے، اگر ایک انگلی سے مسح کیا تو درست نہ ہوگا کیونکہ اس طرح ایک انگلی سے مسح کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ مسح کی مقدار پوری کرنے سے پہلے ہی انگلی کا پانی خشک ہو جائے گا تاہم اگر ایک ہی انگلی سے مسح کیا لیکن موزہ پر تین جگہ کیا اور ہر بار نیا پانی لیا تو مسح درست ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر انگلی کی نوک سے مسح کیا اور مقدار مفروض پر کرلیا اور پانی انگلی سے ٹپک رہا تھا تو مسح صحیح ہو جائے گا ورنہ نہ ہوگا۔ واضح ہو کہ موزہ پر ہاتھ سے مسح کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر بارش کا پانی اس حصے پر بہہ گیا جس پر مسح کرنا فرض تھا، یا اس پر پانی وغیرہ بہا دیا تو مسح کے لئے یہ کافی ہے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۲۶، ج ۱ و در مختار، ص ۳۸، جلد ۳)

مسئلہ: موزے کے مسح میں فرض صرف اس قدر ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں سے (تین انگلیوں سے مسح کرے) تین انگشت کے برابر جگہ پر ہر ایک موزہ پر پاؤں کے اوپر کی جانب مسح ہو جائے، اور عمدہ طریقہ مسح کرنے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو (ہتھیلی کو علیحدہ رکھے) پانی سے تر کر کے ذرا کشادہ رکھ کر ہر دو موزوں پر پاؤں کی انگلیوں پر رکھ کر اوپر کی طرف کو کھینچتا چلا جائے اور ٹخنے کی طرف کھینچ لے۔

مسئلہ: اگر کسی نے الٹا مسح کیا یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں تک پہنچا دیا تب بھی جائز ہو گیا، لیکن یہ خلافِ سنت ہے۔ (طہور المسلمین، ص ۳۵)

مسئلہ: پہلے دونوں ہاتھوں کو غیر مستعمل یعنی نئے پانی سے تر کیا جائے اور پھر داہنے ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے داہنے موزے کے سرے پر (جو انگلیوں کے اوپر ہوتا ہے) اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے بائیں موزے کے سرے پر رکھ انگلیوں کو کھینچتے ہوئے ٹخنوں کے اوپر تک لایا جائے، اس طرح کہ پانی کی لکیریں سی کھنچ جائیں۔ مسح کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے۔

اور اگر کسی نے صرف ایک انگلی کے ساتھ تین بار اس طرح مسح کیا کہ ہر بار نیا پانی لیتا رہا اور ہر بار نئی جگہ اس انگلی کو پھیرا تو مسح جائز ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ یعنی اگر نیا پانی نہیں لیا تو مسح جائز نہ ہوگا۔ (مظاہر حق، ص ۴۶۷، جلد اول و کتاب الفقہ، ص ۲۳۰، ج ۱)

مسئلہ: موزے کا مسح اگر انگلیوں سے نہ کیا بلکہ ہتھیلی سے مسح کیا یا ہاتھ سے نہیں کیا بلکہ کسی لکڑی یا کپڑے کو بھگو کر مسح کر دیا تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر بارش وغیرہ کا پانی یا قطرے باہر سے لگ کر تین تین انگلیوں کے برابر جگہ دونوں موزوں کے اوپر سے تر ہو گئی یا شبنم پڑی ہوئی گھاس میں چلنے سے اسی قدر تر ہو گیا تو کافی ہے مسح ہو گیا، یا ایسی گھاس پر چلے جو بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی تھی تو کافی ہے۔

مسئلہ: اگر نیچے یعنی پاؤں کے تلوے کی طرف مسح کر دیا یا دائیں بائیں جانب یا ایڑی پر مسح کر دیا، یا تین انگلیوں سے کم مسح کیا تو ناجائز ہے۔

مسئلہ: اگر انگلیوں کو لٹا کر نہیں رکھا بلکہ کھڑا کر دیا اور کھینچ دیا تو اگر ہاتھ خوب تر بھیگے ہوئے تھے، اوپر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں پاؤں پر تین انگشت کی مقدار جگہ تر ہو گئی تو جائز ہے۔ اور اگر پانی کم تھا صرف تین تین نشان انگلیوں کے سرے پر بن گئے تو مسح جائز نہیں ہوا۔ (طہور المسلمین، ص ۳۶ و کتاب الفقہ ص ۲۲۶، جلد ا و عالمگیری، ص ۶۵، جلد اول و درمختار، ص ۴۲، جلد ۲)

مسئلہ: اگر ایک پاؤں پر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اور دوسرے پر پانچ انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرے تو جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر ایک شخص کے پاؤں میں زخم ہے اور وہ اس کو نہ دھو سکتا ہے نہ مسح کر سکتا ہے تو اس کو دوسرے پر مسح کرنے کی اجازت ہے، اسی طرح اگر ٹخنوں کے اوپر سے پیر کٹ گیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ اور اگر ٹخنے کے نیچے سے کٹا اور تین انگلیوں کے برابر اس پر مسح ہو سکتا ہے تو دونوں پر مسح کرے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۵، جلد ا)

مسئلہ: اگر انگوٹھے اور اس سے متصل انگلی سے مسح کیا اور دونوں کھلے ہوئے تھے تو مسح جائز ہوگا۔

مسئلہ: اگر اس طرح مسح کرے کہ تین انگلیاں رکھ دے اور ان کو نہ کھینچے تو جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر انگلیوں کے سروں سے مسح کیا اور ان سے پانی ٹپک رہا ہے تو مسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

☆ جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی ☆

مسئلہ: اعضاء کے دھونے میں جو تری رہ جاتی ہے اس سے مسح جائز ہے، خواہ ٹپکتی ہو یا ٹپکتی نہ ہو، اور مسح کرنے کے بعد جو تری باقی رہ جاتی ہے اس سے مسح جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر دونوں موزوں پر چوڑائی میں مسح کرے تو مسح ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر ہتھیلی رکھ کر یا صرف انگلیاں رکھ کر کھینچے تو دونوں صورتیں جائز ہیں اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ پورے ہاتھ سے مسح کرے، اگر ہتھیلی کی پشت سے مسح کیا تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ: مسح میں خطوط (پانی کے نشانات کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے، لیکن یہ صورت مستحب ہے)۔

مسئلہ: مسح کئی بار کرنا سنت نہیں ہے صرف ایک بار کرے یعنی وضو میں تو ہر عضو کو تین بار سنت ہے، لیکن مسح میں صرف ایک بار۔

مسئلہ: موزوں پر مسح کے لئے نیت شرط نہیں ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر کسی نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور اس میں سکھانے کی نیت کی، پاکی کی نیت نہیں کی تو صحیح یہ ہے کہ مسح ہو جائے گا۔ (خلاصہ، فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۶، ج ۱)

مسئلہ: موزہ کشادہ اور پھیلا ہوا ہے کہ اس کے اوپر سے پاؤں نظر آتا ہے، تو اس سے کوئی نقصان نہیں، ہاں پہلی صورت میں جو موزہ پاؤں سے بڑا ہے اور مسح زائد حصہ پر ہوتا ہو، تو اس صورت میں البتہ مسح کرنا درست نہ ہوگا، یعنی اس موزہ پر مسح کرنا معتبر نہیں ہے جو پاؤں سے خالی ہے (بہت ہی لمبا چوڑا ہو) لیکن اگر پاؤں کو اس خالی موزہ والے حصے میں کر دیا اور اس پر مسح کیا تو جائز ہوگا اور جب اس سے پاؤں ہٹائے گا مسح کا اعادہ کرنا ہوگا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ مسح کے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے طحطاوی۔ (درمختار، ص ۳۴، جلد ۳ و عالمگیری، ص ۶۶، جلد اول)

(جاری ہے)

عمدہ لکھائی ——— بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے ——— کتاب لیجئے
جمیل برادرز
ناظم آباد نمبر ۲، فون 6608017